سوال

میری ایک بہت ہی اچھی دوست دوماہ قبل مسلمان ہوئی ہے ، وہ پہلے بھی شادی شدہ تھی اوراس کا نصرانی خاوند سے ایک بچہ بھی ہے ، اس کے قبول اسلام کے بعد اس کی شادی باطل ہے اوراسلام قبول کرنے کے بعد اسے اپنے بچے کی دیکھ بھال کا بھی حق حاصل ہے ۔ میں اس سے شادی اوراس کے بچے کی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے والدین ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے ، میں فخر سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے اس عورت کو ھدایت دینے میں مجھے استعمال کیا ، لیکن مجھے اب مشکلات کا سامنا ہے ۔ ایک طرف تو میرے والدین اس عورت سے شادی کرنے کی مکمل طور پر مخالفت کرتے ہیں ، اس لیے کہ وہ کسی اور ملک کی ہے اوراس کی عادات اوررسم ورواج بھی مختلف ہیں اورپھر پہلے خاوند سے ایک بچہ بھی ہے ۔ اوردوسری طرف مجھے یہ بھی علم ہے کہ اس عورت کو اس کی زندگی اوراس کے دین میں بہت ہی زیادہ تعاون کی ضرورت ہے ، اورمیں اس سے شادی کرکے اس کا تعاون کرنا اورمددگار بننا اوراس کے بچے کی پرورش اوردیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں ۔ میری گزارش ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں آپ یہ بتائیں کہ کیا میں یہ شادی کرلوں یا کہ اپنے والدین کے کہنے کے مطابق شادی نہ کروں ، والدین کے اس شادی سے انکار کا صرف ایک ہی سبب ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک سے تعلق رکھتی ہے اوراس کی ثقافت اوررواج مختلف ہیں ۔

جواب

الحمد للہ

والدین کا اپنی اولاد پر بہت ہی عظیم حق ہے اسی لیے اللہ تعالی نے والدین سے حسن سلوک کرنے کا حکم اپنی عبادت کے حکم کے ساتھ ملا کر ذکر کیا جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت میں ہے :

اورجب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالی کے سوا دوسرے کسی کی عبادت نہ کرنا اورماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ۔ ۔ ۔ البقرۃ (83) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

اوراللہ تعالی کی عبادت کرو اوراس کے ساتھ کسی اورکو شریک نہ ٹھراؤ ، اورماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ النساء (36) ۔

اورایک جگہ پر ارشادی باری تعالی کچھ اس طرح ہوتا ہے :

آپ کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے ، وہ یہ کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھراؤ ، اورماں باپ کے ساتھ احسان کرو الانعام (151) ۔

اوراللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

اورآپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اورکی عبادت نہ کرنا ، اورماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا پھر دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائيں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا ، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا ، بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا الاسراء (23) ۔

اس لیے والدین کے ساتھ نیکی اوراحسان کرنا اوران کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرنا سب سے عظیم اعمال میں سے ہے اورایسا کرنا سب سے اچھی اورافضل خصلت ہے ۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ کسی معین عورت سے شادی کرنا واجب نہیں جب کسی عورت سے شادی کی رغبت اوراس کے والدین کی مرضی اوررضامندی میں اختلاف پیدا ہوجائے تو پھر

بلاشک والدین کی رضامندی کو مقدم رکھنا چاہیے ۔

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکرکہنے لگا میں شادی شدہ ہوں اور میری والدہ اسے طلاق دینے کا مطالبہ کرتی ہے ۔

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا :

والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے اگر توچاہے تواس دروازے کوضائع کردے یا اس کی حفاظت کر ۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (1900) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2089) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے ۔

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ کا توطلاق کے متعلق یہ کہنا تھا جوکہ ہمارے اس مسئلہ سے بھی کئی درجے اوپر ہے کیونکہ طلاق ایک عظیم اور بہت بڑا مسئلہ ہے ، اوراسی لیے صحیح قول تو یہی تھا کہ اس میں ان کی اطاعت نہیں ہے ۔ دیکھیں الآداب الشرعیۃ لابن مفلح (1/447) ۔

اوپر کی سطور میں جوکچھ بیان کیا گیا ہے اس کی بنا پر آپ اس عورت سے شادی کرنے کے متعلق اپنے والدین کو راضی کریں ، لیکن اگر وہ پھر بھی اس سے شادی نہ کرنے پر اصرار کریں توپھر ہماری نصیحت یہ ہے کہ آپ ان کی اطاعت کرلیں ، اوران شاء اللہ عورت کو کوئی اوراچھا اورصالح خاوند مل جائے گا وہ محروم نہیں رہے گی ، اورالحمد للہ آپ کو اس کی ھدایت اور قبول اسلام کا اجر ملے گا ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

20106